سوال

اوجری کھانا جائز ہے

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جو جانور انسانوں کے لئے حلال قرار دیئے ہیں ان کے تمام اجزاء حلال اور جائز ہیں۔ ہاں، اگر اللہ تعالیٰ نے خود کسی چیز کو بندوں پر حرام کر دیا ہو تو الگ بات ہے، جیسا کہ حلال جانور کو ذبح کرتے وقت اس کی رگوں سے تیزی کے ساتھ بہنے والے خون کو قرآن مجید میں حرام کیا گیا ہے اسے ''دم مسفوح'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حلال جانور کی کوئی چیز حرام نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر حلال جانور کا ہر جزو کھانا فرض ہے۔ اگر کسی حصے کے متعلق دل نہیں چاہتا تو یہ اس کی مرضی ہے، تاہم اسے حرام کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس وضاحت کے پیش نظر حلال جانور کی اوجڑی بھی حلال ہے اور اسے عام حالات میں کھانا جائز اور مباح ہے۔ شرعی طور پر اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

دراصل احناف کے نزدیک حلال جانور کا بول و براز پلید ہے چونکہ اوجڑی حلال جانور کے براز کا محل ہے، اس لئے یہ حضرات اسے مکروہ قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ مفروضہ بھی محل نظر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بول و براز نجس نہیں ہے۔ آپ نے اس کے متعلق کئی ایک دلائل پیش فرمائے ہیں۔ ان دلائل کا تقاضا ہے کہ جن حیوانات کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بول و براز نجس نہیں ہے اور نہ ہی اوجڑی اس کا محل ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ یہ حلال جانور کا حصہ ہے۔ اسے اچھی طرح دھو کر صاف کر کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے اگر کسی کا دل نہ چاہے تو اسے کھانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

والله أعلم بالصواب